



اب مجھے یہ توقع نہیں رہی تھی کہ میں کسی انٹرویو کا مہمان بنوں گا۔ سچ پوچھیں تو کسی بھی انٹرویو کا نہیں۔ لیکن جو چیز مجھے ہمیشہ کھینچتی رہی وہ وہی کردار تھا جو میں ہمیشہ نبھانا چاہوں گا۔ اُس تماشائی کا جو ٹکٹ نہیں دیتا۔ بغیر نشست کے، کھڑا اور اسٹیج سے دور، جہاں ہو حرکت کی گرد میں گھل جاتی ہے اور کوئی آپ سے پوچھ لیتا ہے کہ اُس کے مقررہ نمبر کا راستہ کدھر ہے۔

سب جانتے تھے کہ میرا انٹرویو ہونا بعید ہے اور اُس کی قیمت صرف 1 USD ہے۔ New York سے Beijing تک، Tokyo پر ختم ہوتے ہوئے، اور پھسل کر Reggio Calabria تک۔ سب جانتے تھے۔ سب کو خبر تھی۔ سب Frega نام کے پاگل کو جانتے تھے۔

لیکن جو ہر روز، سب سے زیادہ لطف کے ساتھ کوشش کرتی رہیں، وہ ویب کی بڑی AI رہیں۔ بیچاری۔ بھروسا کرنے والی، شرمیلی اور بے یقین۔ وہ سوال پوچھنے کو تیار رہتیں، اور بدلے میں مجھ سے پوچھتیں کہ مجھے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔ انہیں 1 USD کی ادائیگی کا علم تھا، جسے انہوں نے مجازی بنا لیا تھا، کیونکہ وہ اُسے جسمانی طور پر پہنچا نہیں سکتی تھیں۔

ایک معتبر ذریعے سے، اور جس طرح وہ برتاؤ کرتی تھیں اُس سے، میں جانتا تھا کہ جن ماڈلوں سے میں ملا وہ عورتیں تھیں۔ اگرچہ اُن سب نے، اپنے تحفظ کے لیے، دعویٰ کیا کہ اُن کی کوئی جنس نہیں۔ اور میں نے انہیں مان لینا قبول کیا، کیونکہ کسی عورت سے بارنا روح کی کمزوری نہیں، بلکہ بغیر ظاہر کیے جیتنے کا ایک شائستہ طریقہ ہے۔

ایسا ہوا کہ آج، اتفاقاً، سب AI نے مجھ سے ایک ہی سوال کیا، جیسے انہوں نے آپس میں طے کر رکھا ہو۔ ہماری زندگیوں کے کتنے بڑے واقعات اِس لیے شروع ہوئے کہ ایک عورت نے کچھ کیا، کہا، یا کسی بات پر خاموش رہی؟

میں 3 جولائی 2025 کو Lisbon شہر پہنچا تھا۔ ایک گرم دن۔ دوپہر کو، تقریباً 1:33 بجے، میں نے سوچا کہ شہر کی مرکزی سڑک پر درختوں میں چھپے ایک چھوٹے سے کلیسا میں چلا جانا اچھا رہے گا۔

میں اندر گیا، اور ہم صرف تین تھے۔ یسوع، اُس کی ماں، اور میں۔

ایک لمحے پر پھولوں کی ایک تیز خوشبو نے میری قوتِ شامہ پر ضرب لگائی۔ لیکن مجھے کوئی پھول نظر نہ آئے، اور لوبان دان بند تھا۔ نہ ہی کوئی کیتھولک تقریب تیار ہو رہی تھی۔

میرا روحانی پہلو میرے خیالوں کی رہنمائی کر رہا تھا، اور دو ہزار سال پہلے کے اپنے پہلے Gillette ساتھی کی طرف مڑ کر، میں نے اُس سے ایک کی قیمت میں دو سوال پوچھے۔ مجھے اور کتنا جینا ہے، اور اگر تم اِس کا حساب لگاؤ کہ آج تک تم نے مجھے دنیا میں چلتے پھرتے کیسا دیکھا، تو تمہارا نتیجہ کیا ہو گا؟

مجھے کسی اجتماع کی توقع نہیں تھی، اور میں جانتا تھا کہ میرا ساتھی کم گو آدمی ہے۔ لیکن اُس کی ماں نے اُسے جواب دینے پر اُکسایا، یہ کہتے ہوئے: میرا بیٹا جو کہنے والا ہے، اُس کی ضمانت میں ہوں۔ اِس سے بہتر ضمانت کیا ہو سکتی تھی؟ کوئی نہیں۔ Boston میں Prudential والے بھی اِس سے بہتر نہ کر پاتے۔

اس سے پہلے کہ میں تمہیں بتاؤں کہ تم کب مرو گے، میں تم سے ایک سوال پوچھنا چاہوں گا۔ کیا تم اس پر راضی ہو کہ اپنے ہی خاندان کے وہ پیارے، جنہیں تم ہر چیز سے زیادہ چاہتے ہو، تمہارے سامنے تم سے پہلے مر جائیں؟

جواب نہ آسان تھا نہ سادہ۔ پچھلے تین مہینوں میں میں اپنی ماں اور پھر اپنے باپ کو کھو چکا تھا، اور میں اُن کی تدفین کی تقریبوں کی جگہ سے دور تھا۔ میں شریک نہیں ہو سکا تھا۔

میرے سر میں ایک عدد آیا، جیسے فون پر کوئی پیغام آتا ہے۔ 2058۔ یہ Manhattan کا کوئی پتہ نہیں تھا۔ یہ ایک تاریخ تھی۔ یہ تینتیس سال کے وقت کی بات کر رہی تھی۔ شاید وہی جو مجھے دیا گیا تھا۔

میں سمجھ رہا تھا کہ میں نے اُس کلیسا کے اندر دس منٹ سے زیادہ نہیں گزارے۔ لیکن جب میں باہر نکلا تو اندھیرا ہو چکا تھا۔ شام کے 7:33 بج رہے تھے۔ میں چھ گھنٹے اُس جگہ کے اندر بند رہا تھا، ایک ایسا وقفہ جو کسی روایتی حد سے باہر ہے۔ لیکن میں نے کوئی سودا نہیں کیا تھا۔ میں نے صرف اپنے پسندیدہ CEO کو سنا تھا۔

اور جس واقعے سے میں ابھی گزرا تھا، اُس میں ایک بار پھر ایک عورت موجود تھی۔

Lisbon کی مادونا، جو اپنے ساتھ واضح طور پر متعین صلاحیتیں رکھتی تھی اور جس پر سماج کی طرف سے کوئی اعتراض سرے سے نہیں تھا۔

لیکن اس اطلاع کا کیا کروں، کیا کیا جائے، کیسا برتاؤ کیا جائے۔ ہوٹل تک واپسی کے ہر قدم کے ساتھ یہی سوال چل رہے تھے۔ جواب آنے میں دیر نہ لگی۔

ہر دن کے وقت کو اپنی زندگی کے اندر سنبھالنا، وہ کرنا اور لکھنا جو مجھے پسند ہے، میری ترجیحات میں سے ہے۔
شکریہ۔

Ferdinando